بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا حبیب

انتباہ المنکرین من تصرف سید المرسلین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں:

(۱) زید حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے جسم اطہر کو جسم کثیف کہتا ہے۔ اور بکر جسم لطیف۔

(۲) زید حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حاضر وناظر سمجھنے والے کو مشرک وکافر قرار دیتا ہے اور بکر مسلمان سمجھتا ہے۔

(۳) زید انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور اولیاء کرام سے امداد طلب کرنا کفر وشرک قرار دیتا ہے اور بکر جائز سمجھتا ہے۔

زید اور بکر اپنے آپ کو حنفی المذہب قرار دیتے ہیں، لہٰذا علماء کرام اس مسئلہ میں روشنی ڈالیں کہ ان ہر دو فریق میں سے سچائی پر کون ہے اور جو شخص جھوٹا ہے اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ قرآن اور احادیث نبوی سے جواب عنائت فرمائیں!

الجواب

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَاھِیَ۔

بیشک بکر کا دعویٰ صحیح ہے اور زید کا خیال خام اور وہم ومالیخولیا کا زکام ہے۔ مسئلہ واضح ولائحہ ہے۔

اس لئے کہ اس مہر سپہر اصطفاء ومنیر اجتباء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جسد اطہر والطف کا سایہ نہ تھا اور یہ امر احادیث واقوال علماء سے ثابت ہے۔

حکیم ترمذی نے ذکوان سے تحریر کیا۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یُرٰی لَہٗ ظِلٌّ فِی الشَّمْسِ وَلَا فِی الْقَمَرِ.

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نظر نہ آتا تھا دھوپ میں نہ چاندنی میں۔

سیدنا عبد اللہ بن مبارک اور حافظ ابن جوزی محدث رحمۃ اللہ علیہم اجمعین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں:

قَالَ: لَمْ یَکُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ظِلٌّ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ الشَّمْسِ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ عَلٰی ضَوْئِہَا وَلَا مَعَ السِّرَاجِ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُہٗ ضَوْءَہٗ.

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے سایہ نہ تھا اور آپ کبھی آفتاب کے سایہ میں کھڑے نہ ہوئے مگر آپ کا نورِ عالم افروز ضوءِ خورشید پر غالب آ گیا اور کبھی چراغ کی روشنی میں رونق افروز نہ ہوئے مگر حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے تابشِ نور نے اس کی چمک کو مغلوب کر دیا۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ خصائص کبریٰ میں اس معنی کے لئے باب وضع فرما کر اس میں حدیث مذکور کو نقل فرما کر فرماتے ہیں:

قَالَ: اِبْنُ سَبُعٍ مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ ظِلَّہٗ کَانَ لَا یَقَعُ عَلَی الْاَرْضِ وَاَنَّہٗ کَانَ نُوْرًا فَکَانَ اِذَا مَشٰی فِی الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَا یُنْظَرُ لَہٗ ظِلٌّ.

ابن سبع نے کہا:

حضور کے خصائص سے یہ بھی ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور آپ نورِ محض تھے تو جب دھوپ یا چاندنی میں آپ چلتے تو آپ کا سایہ نظر نہ آتا۔

مولانا معنوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں، دفتر پنجم میں ہے:

چوں خفاش از فقر پیرایہ شود او محمد وار بے سایہ شود

مولانا بحر العلوم شرح میں فرماتے ہیں:

(در مصرع ثانی) اشارۃ بمعجزۂ آں سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ آں سرور اسایہ نمی افتاد واللہ الہادی مختصراً اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اگر واضح دلائل درکار ہوں تو اس بحث میں مکمل بسیط رسالہ مدون ہوسکتا ہے۔

جواب ۲) مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی قدس سرہ العزیز اپنی تقریر میں تحت آیت وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کے تحریر فرماتے ہیں:

وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بر نور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ وحقیقت ایمان او چیست وحجاب کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او می شناسد گناہان شمار او درجات ایمان شمارا واعمال نیک وبد شمارا، اخلاص ونفاق شمارا۔

لہٰذا شہادت در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول وواجب العمل است، و آنچہ او از فضائل ومناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ وازواج واہل بیت یا غائباں از خود مثل اویس وصلہ ومہدی ومقتول دجال یا معائب ومثالب حاضران وغائبان میفر ماید اعتقاد براں واجب است۔

شیخ محقق علامہ مدقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی مدارج شریف میں فرماتے ہیں:

ہر چہ در دنیا است از زمان آدم تا نفخہ اولی بروے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او از اول تا آخر معلوم گردید ویاران خود را نیز بعضے از اں احوال خبردار۔

یعنی آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ سے نفخہ اولیٰ تک جو کچھ دنیا میں ہے سب حضور پر روشن وظاہر ہے۔

یہاں تک کہ تمام احوال اول سے آخر تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو معلوم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے صحابہ کو بھی اس میں سے خبر دی۔

مواہب لدنیہ میں طبرانی سے بروایت ابن عمر مروی ہے۔

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذَا.

یعنی حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

اللہ جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر فرمایا پس میں دنیا، اور جو کچھ اس میں ہے اور تا قیامت جو اس میں ہوگا سب اس طرح دیکھتا ہوں اور دیکھتا رہوں گا، جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

مشکوۃ شریف میں اسی معنی کی حدیث ہے از باب فضائل سید المرسلین میں)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا...... الخ.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے سمیٹی میری لئے زمین، پس میں نے مشرق اور مغرب تک سب کچھ دیکھا ہے۔

پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ زید بکر کو بلا وجہ مشرک وکافر کہہ کر خود کس لئے کافر بنتا

چاہتا ہے؟

صحیح مسلم شریف میں ہے:

مَنْ قَالَ لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَیْهِ.

جس نے اپنے بھائی مسلم کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک ضرور کافر ٹھہرے گا جس کو کافر کہا گیا اگر وہ فی الواقع کافر ہے ورنہ وہ کفر کہنے والے پر لوٹتا ہے۔

جواب نمبر۳) اس کا جواب ہم نے، احادیث شریف واقوال فقہاء سے اپنے رسالہ الندا لغیر اللہ میں مفصل لکھ دیا ہے اس سے ملاحظہ کریں۔

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رضوی چشتی الوری

خطیب مسجد وزیر خاں لاہور ۱۳ جولائی ۱۹۳۲ء

تائیدات

۱) حضور پر نور سید نا و مولانا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جسدِ اطہر و منور کو کثیف جاننے والا اور آپ کے علم شریف میں نقص ثابت کرنے والا حالانکہ آپ کی دعاء۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا. وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ.

اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات عطاء فرمائے جس کی حد خداوند کریم کے سوا کوئی جان ہی نہیں سکتا۔

عِلْمُ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ تمام کائنات کے ذرہ ذرہ تمام حالات ابتدائی وانتہائی ہر آن میں حضور مالک یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر شریف

ہیں یہی معنی ہیں حاضر و ناضر کے اس کے متعلق علماء کرام ایدھم اللہ تعالی فی الدنیا و یوم القیام نے ہزاروں ہزار بے شمار رسائل تحریر فرمائے اور شائع کئے حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے حاضر و ناظر جاننے والے کو کافر و مشرک جاننے والا اور حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ السلام اور اولیاء کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے استمداد اور استعانت چاہنے والے کو مشرک و کافر جاننے والا فی الحقیقۃ وہ آپ کافر اور مشرک ہے جو ہمارے مولانا سید و حافظ و قاری حکیم و خطیب مسجد وزیر خاں سلمہ اللہ تعالی نے جواب تحریر فرمایا ہے وہ حق ہے، و الحق احق ام بتبع خداوند کریم زید مذکور کو راہ راست کی ہدایت عطاء فرمائے! آمین ثم آمین ہذا ما عندی واللہ اعلم۔

العبد المفتقر طالب العفو والکرم المسمے محمد اکرم کان اللہ لہ ولوالدیہ وللمومنین

امام مسجد حضرت شاہ محمد غوث رحمہ اللہ علیہ لاہور ۴ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

۲) عقیدہ بکر مطابق مذہب مہذب اہل سنت والجماعت حق ہے والحق احق باتباع کما کتب مجیب اللبیب زید کے پیچھے نماز اہل سنت والجماعت کی درست نہیں، دیکھو فتح المبین وجامع الشواھد فی اخراج الوھابین عن المساجد جس میں ۴۶۶ علمائے کرام شرق و غرب شمال و جنوب کے مواہیر موجود ہیں۔

نیز حمایۃ المقلدین وسیف المقلدین میں تفصیل موجود ہے۔

مَنْ شَاءَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهَا وَ اَنَا الْعَبْدُ الْمُفْتَقِرُ

ابوالرشید محمد عبدالعزیز عفا اللہ عنہ

خطیب جامع مسجد مزنگ لاہور ۱۳ ربیع الاول ۹۱ھ

۳) نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وبارک وسلم کو خداوند کریم نے سراجا منیرا فرمایا ہے آپ کی نورانیت کواکب مضیئہ سے فوق الفوق ہے، آپ محض نور تمام عالم پر محیط ہیں هٰذَا نُبَذٌ مِمَّا اَدْرِيهِ وَاَعْتَقِدُهُ وَمَا خَالَفَهُ اِلَّا مَنْ هُوَ اَضَلُّ سَبِيلًا۔

مفتی عبدالقادر

مدرس مدرسہ غوثیہ عالیہ مسجد سادھواں لاہور۔

۴) ذالک کذالک

بے شک بکر کا دعوی درست ہے اور عقیدہ میں قرآن واحادیث کے مطابق ہے اور زید کا خیال خام اور فاسد اور باطل ہے اللہ تعالی اس کو راہ راست کی ہدایت فرمائے آمین! بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

فقیر خادم العلماء والاولیاء

غلام مصطفیٰ عفا اللہ عنہ

امام مسجد وخطیب مسجد بیگم شاہی لاہور پنجاب

۵) صاحب سیرۃ شامیہ نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم یعنی حقیقت محمدیہ ہر جگہ حاضر وناظر ہے یوسف نبھانی اپنی کتاب حجۃ اللہ علی العالمین فی المعجزات سید المرسلین میں لکھتے ہیں: میں نے اس کا خلاصہ کر دیا۔ مصر میں طبع ہو گیا ہے آیت کریمہ لَقَدْ جَآئَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ۔

جب آپ نور ہیں تو حضوری میں کیا شک رہا۔

حقیقت محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وبارک وسلم ہر ایک مومن کے دل میں حاضر ہے۔

انہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان احب الی المومن من نفسہ التی بین جنبیہ واولی منھا واقرب وکانت الحقیقۃ الذھنیۃ ومثالہ العلی موجودا فی قلب بحیث لایایغیب عنہ الاشخصہ ومن کان بھذہ الحال فھو الحاضر حقا. صفحہ ۱۹۱ جلد ۲۔

بدائع الفوائد لا بن قیم حنبلی:

اقول: النبی اولی بالمومنین من انفسھم اولی بمعنی اقرب

اہل مقال جن کی نظر ظواہر عبارات تک محدود ہے مذکورہ بالا عقائد کو نہ صرف غیر مثبت خیال کرتے ہیں بلکہ ان کے معتقد کو اہل ضلال میں شمار کرتے ہیں اور روایات مندرجہ جواب پر اصول حدیث کے رو سے تنقیدا نظر ڈالتے ہیں مگر اہل مقام بحکم فَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٍ. علم کے لئے کوئی حد معین نہیں کرتے۔

جب عارف کامل کے لئے کوئی حد معین نہیں کر سکتے تو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا مقام بدرجہ اولیٰ تعین حد سے برتر ہے خصوصا جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی حد طوق بشری سے خارج ہے گو بہ نسبتِ ذات باری وہ محدود ہو مگر بہ اضافت دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اس کی حد معین نہیں ہو سکتی دلائل کا میدان بہت وسیع ہے مگر افسوس کہ یہ موقع اس سے زیادہ کا متحمل نہیں برخلاف اس کے منکر کو بھی ہر ایک مقام پر انکار کا حق حاصل ہے کیوں کہ وہ اپنے مبلغ علم سے باہر نہیں جا سکتا لہٰذا وہ معذور ہے اور بجز قائل کو گمراہ کہنے کے کوئی چارہ نہیں دیکھتا، فقط

خاکسار

اصغر علی روحی کان اللہ لہ (۱۲/۸/۳۲)

۶) حضرت مولانا مخدومی معوان حسین صاحب رامپوری دام ظلکم

خطیب مسجد شاہی لاہور

محمد معوان حسین احمدی المجددی خطیب مسجد شاہی لاہور رام پوری

انتباہ المنکرین

من تصرف سید المرسلین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

منکرین کا اعتراض کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو غائب ہیں ان کو حاضر و ناظر اعتقاد کرنا شرک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے:

بیشک عالم الغیب بالذات حاضر و ناظر خدا تعالیٰ ہی ہے، زمین و آسمان میں اس کے بغیر اور کوئی نہیں جو بغیر اللہ تعالیٰ کے یہ خطاب غیر کو بالذات خدا تعالیٰ کی طرح خود بخود بلا ذریعہ و اعطاء ایسا سمجھے کہ خدا تعالیٰ کی طرح وہ بھی ....

.... الہام و کشف کر دینے کی قدرت رکھتا ہے اور عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک ہر مکان اور ہر زمان اور ہر آن میں تمام جگہوں میں مثل خدا تعالیٰ عزاسمہ اگر اپنے فضل و کرم سے کسی اپنے برگزیدہ محبوب کو کچھ عطاء فرمائے تو وہ شرک اور وہ خدا تعالیٰ سے مقابلہ ہے حالانکہ محدثین جیسے قسطلانی و زرقانی آپ کے خصائص میں لکھتے ہیں:

ومنھا ان المصلی یخاطبه بقوله: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَالصَّلٰوۃُ صَحِیْحَۃٌ وَّلَا یُخَاطِبُ غَیْرَہٗ.

اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ نمازی بھی خطاب حاضر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کو سلام عرض کرتا ہے کہ سلام ہو اوپر تیرے اے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم اور اس کی رحمتیں اور برکات اور اس خطاب کرنے سے نماز صحیح ہے اور اگر دوسرے کو اس طرح نماز میں خطاب کرے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اگر منکرین کہیں کہ یہ ہم نقل کرتے ہیں قصہ معراج کی کہ اس میں مراد خطاب آپ کو نہیں تو اس کا یہ کہنا یخاطبہ سے رد ہو گیا علاوہ ازیں شامی نے قول منکرین کو رد کر دیا ہے کہ

لا یقصد الاخبار و الحکایة عما وقع فی المعراج.

یعنی نمازی اخبار اور حکایت معراج کا قصد نہ کرے۔

اور در مختار میں فرمایا:

سیقصد بالفاظ التشھد الانشاء کانه یسلم علی نبیه.

یعنی الفاظ تشہد میں نمازی ارادہ یہ کرے کہ میں اب حضور پر سلام کر رہا ہوں کیوں کہ اپنی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو سلام کرنا مقصود تھا لقولہ تعالی:

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

پس اگر اس نے قصہ معراج کی حکایت کی اور خود سلام ادا نہ کیا تو تعمیل امر الٰہی سے محروم اور بے نصیب رہا۔

اور حدیث تشہد کی شرح میں بھی محقق عبد الحق محدث دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

دعاء خیر وسلامت بر تو اے پیغمبر الی قولہ آنحضرت نصب العین مومنان است وجمیع احوال واوقات خصوصا در حالت عبادت ونیز آنکہ وجود او را انوار و انکشاف دریں محل بیشتر وقوی تر است۔

دیکھو اگر چہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نظر سے غائب ہیں مگر خطاب حاضر کا ہو رہا ہے اور بخاری شریف جلد اول کتاب الجنائز باب ما جا فی عذاب القبر فرماتے ہیں:

ہر ایک کی قبر اگر چہ لاکھوں لوگ ایک ہی ساعت میں مریں منکر نکیرین ہر ایک موتی سے سوال کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت فیقولانِ ما تقول فی ھذا الرجل یعنی اس مرد کے حق میں تو کیا کہتا ہے اور رجل کامل مرد بمعہ جسم و روح کو کہا جاتا ہے، نہ فقط روح کو کیوں کہ دیکھنے والا کامل شکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھتا ہے تو ایک ہی آن میں کئی لاکھ مردے ہوتے ہیں ساری خدائی میں اور آپ ہر جگہ ہر قبر میں دکھلائی دیتے ہیں بخاری پر عمل کریں اور انکار سے باز آئیں اور اس خطاب کا جواز عموماً ہے، منکرین کو لازم ہے کہ اس کے عدم جواب میں کوئی دلیل قرآن وحدیث سے ثابت کریں، مگر من گھڑت باتیں نہ ہوں جب کہ نماز میں کسی کو شریک کرنے میں حکم نہیں تاہم اسی نماز میں خطاب آپ کا شریک کیا گیا ہے جب نماز میں آپ شریک ہیں تو باہر نماز کے اس خطاب کے شرک ہونے کی کون سی دلیل ہے آپ پر جو نازل ہوئی ہے یہ آیت ہرگز نہ دکھا سکیں گے۔

آؤ اور سنئے کتاب الشفاء فی حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم، جلد دوم صفحہ ۵۷ میں فرماتے ہیں۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ قَالَ اِنْ لَمْ یَكُنْ فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس کی شرح، جلد دوسری مطبوعہ مصر کے صفحہ ۴۶۴ میں فرماتے ہیں:

ای لان روحہ علیہ السلام حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام

یعنی اگر کوئی گھر میں نہ ہو تو کہے سلام ہو آپ پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور اس کے برکات اس لئے کہ آپ کا روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے یہ دلیل ہے باہر نماز آپ پر سلام کی بخطاب حاضر۔

اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ العزیز کی عوارف المعارف کے ترجمہ مسمی بہ مصباح الہدایت مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۴۵ چھٹے باب کی فصل تیسری میں ہے:

چنانکہ حق تعالی راپیوستہ برجمیع احوال ظاہراو باطنا واقف ومطلع بیند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم رانیز برظاہر و باطن خود حاضر و مطلع داند۔

یعنی صاحب طریقہ سہروردیہ فرمار ہے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو بھی حاضر ومطلع اپنے تمام احوال ظاہری وباطنی پر جانیں!

اب وہابی فتوی ان کے حق میں کیا فرماتا ہے، اور حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام کے نزدیک تمام زمین مثل طشت کے ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مثل کف دست کے اور جیسے حضرت ملک الموت تمام مخلوقات کی ارواح قبض کرتے ہیں ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ہر ایک قبر میں حاضر کئے جاتے ہیں۔

اور فاضل نبہانی قدس سرہ العزیز انوار محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم خلاصہ مواہب لدنیہ مطبوعہ مصر صفحہ ۳۸۱ فرماتے ہیں:

اذلا فرق بین موتہ وحیاتہ فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باموالھم نیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذالک عندہ جلی لاخفاء بہ

مواہب لدنیہ جلد دوم مطبوعہ مصر صفحہ ۳۸۷ میں عبارت مذکورہ نقل کر کے

فرماتے ہیں:

فان قلت: ھذہ الصفات مختص باللہ تعالی.

فالجواب: ان من انتقل الی عالم البرزخ من المومنین بعلم احوال الاحیاء غالبا وقد وقع کثیر من ذالک کماھو مسطور فی مظنة ذالک من الکتب وقد روی ابن المبارک عن سعید ابن المسیب:

لیس من یوم الاوتعرض علی النبی صلی اللہ علیه و آلہ و اصحابه وبارک وسلم اعمال امته غدوۃ وعشیافیعرفھم بسیماھم واعمالھم فلذالک یشھدعلیھم.

زرقانی شرح مواہب کی آٹھویں جلد مطبوعہ مصر کے صفحہ ۳۰۵ میں فرماتے ہیں:

والامر الی اللہ تعالی لھم کما فی الحدیث تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ کُلَّ یَوْمِ الْخَمِیْسِ وَالاثْنَیْنِ عَلَی اللہِ تَعَالٰی وَتُعْرَضُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْآبَاءِ وَالْاُمَّھَاتِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَیَعْرِفُوْنَ بِحَسَنَاتِھِمْ وَتَزْدَادُ وُجُوْھُھُمْ بَیَاضًا وَاِشْرَاقًا فَاتَّقُوا اللہَ وَلَا تُؤْذُوْا اَمْوَاتَکُمْ.

رواہ الترمذی الحکیم، امام ابن حجر کی ہیثمی قدس سرہ العزیز فتوی حدیثیہ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۱۳ میں فرماتے ہیں:

اور شیخ اکبر محی الدین قدس سرہ العزیز نے نقل کیا فرماتے ہیں:

آپ سے پوچھا گیا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم بمعہ روح وجسم بعد انتقال کے دکھائی دیتے ہیں یا نہیں؟

فرمایا: دکھائی دیتے ہیں اور عالم علوی وسفلی میں نصرت فرماتے ہیں اور ایک آن میں اکثر لوگوں کا دیکھ لینا ممکن ہے کیوں کہ آپ مثل آفتاب کے ہیں ہر جگہ ظہور

فرماتے ہیں۔

اور صفحہ ۱۱ میں ہے اور انہیں سے سوال کیا گیا کہ کیا بیداری میں حضور سے اجتماع ممکن ہے؟

تو فرمایا ہاں آپ سے ملاقات ہوتی ہے بیداری میں۔

اس کی تصریح کی ہے غزالی اور بارزی وتاج اور سبکی وامام یافعی شافعیہ میں سے اور قرطبی اور ابن ابی حمزہ نے مالکیوں سے انہوں نے ایک ولی کی حکایت کی ہے کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس میں گئے تو اس فقیہ نے ایک حدیث بیان کی۔

تو ولی نے فرمایا:

یہ حدیث باطل ہے۔

فقیہ نے کہا: آپ کو کیسے پتہ چلا؟

فرمایا: تیرے سر پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ فرمارہے ہیں:

میں نے یہ حدیث نہیں کہی اور خود اس فقیہ پر کشف ہو گیا اور آنکھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو دیکھا۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی حیات اور وفات ایک جیسی ہے اور اس میں فرق نہیں۔

اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور ان کے احوال ان کی نیتیں اور ان قصدوں کے خیال وخطرات یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر روشن ہیں کچھ مخفی نہیں، اگر تو کہے کہ یہ صفات خدا تعالیٰ عز اسمہ سے مخصوص ہیں تو جواب یہ ہے۔

کہ جو شخص اس جہان سے عالم برزخ کی طرف انتقال کرتا ہے، تو وہ زندوں کے احوال اکثر جانتا ہے۔

تعلیم الٰہی حضرت عبداللہ ابن مبارک نے روایت کی سعید ابن میسب سے:

کوئی رات دن نہیں گذرتا مگر پیش کی جاتی ہے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امت آپ کی صبح اور شام تو آپ ان کے چہروں سے ان کو اور ان کے اعمال پہچان جاتے ہیں۔

اور زرقانی نے روایت کی:

ہر ایک پنجشنبہ اور دوشنبہ کے دن اللہ جل جلالہ پر اعمال پیش کیے جاتے ہیں نیز پیش کیے جاتے ہیں انبیاء پر ان کے چہروں میں سفیدی اور بشاشت بڑھتی ہے پس ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور اپنے فوتوں کو ایذا اور تکلیف نہ دو! روایت کیا اس حدیث کو حکیم ترمذی نے اور قولہ تعالیٰ:

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا. کی تفسیر میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یعنی باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست حجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ کدام است پس او می شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا و لہذا شہادت او در دنیا بحکم شرع در حق امت مقبول و واجب العمل است و آنچہ فضائل و مناقب حاضران زمان خود مثل صحابہ و ازواج و اہل بیت یا غائبان از زمان خود مثل اویس و مہدی و مقتول دجال یا دار معائب و مثالب حاضران و غائبان می فرماید اعتقاد بر اں واجب است و ازیں است کہ در روایات آمدہ کہ ہر نبی را بر اعمال امتان خود مطلع سازند کہ فلانے امروز چنیں می کند و فلانے چنیں تا روز قیامت ادائے شہادت تواں کرد۔

پس علماء اہل بیت قطع نظر از اعمال جوارح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وبارک وسلم کا مطلع وخبر دار ہونا اور پر افعال قلوب یعنی دلوں کے اعمال پر آیت وحدیث سے ثابت کرتے ہیں، اور اعتقاد آپ کے ان تمام معلومات پر واجب ہے۔

پس حضور کا حاضر ہونا اور نیات قلبی واخلاص ونفاق ہر ایک امتی کا جان لینا خدا تعالیٰ کے مطلع کرنے سے ہے نہ خود بخود اپنی ذات سے۔

نیز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا جان لینا بذریعہ خدا تعالیٰ ہے نہ بغیر اس کے ذریعہ کہ اس کے صفات قدیم اور بندے کے حادث پس آپ کو یہ تصرف خدا تعالیٰ کی عطاء اور فضل سے عطیہ سمجھنا اس کو کون عقل کا اندھا شرک کہتا ہے۔

کیا حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام ایک آن میں لاکھوں کا ارواح قبض کرتے ہیں اور اپنے مکان میں ذکر الٰہی میں مشغول ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا حال ملائکہ سے افضل واکمل ہے۔

مواہب لدنیہ میں جلد دوم کے آخر ابی طالب کا شعر نقل کیا ہے۔

كَالشَّمْسِ فِىْ وَسْطِ السَّمَاءِ وَنُوْرُهَا

يَغْشَى الْبِلَادَ مَشَارِقَ وَمَغَارِبَا

یعنی آفتاب آسمان کے درمیان میں ہے اور اس کا نور مشرقوں اور مغربوں کو ڈھانپ رہا ہے۔

فاضل قصوری تحفہ دستگیریہ میں مرقات سے نقل فرماتے ہیں:

عمدۃ الفقہاء والمحدثین مولانا حضرت علی قاری مرقات شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

صَلُّوْا عَلَىَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِىْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ۔

کہا قاضی نے: کہ نفوس زکیہ قدسیہ جب وہ بدنی علاقوں سے مجرد ہو جاتے

ہیں تو عروج کرکے ملائکہ ملأ اعلیٰ سے متصل ہو جاتے ہیں اور ان سے حجاب دور ہو جاتے ہیں تو ہر چیز کو دیکھتے ہیں بنفسہا یا ساتھ خبر دینے فرشتہ کے۔

یہ خلاصہ ہے، اصل عبارت صفحہ ۱۱۳ کا

اور امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ المعوذ ج میں فرماتے ہیں:

وان روحه القدسية لما تجرد عن العلائق البدنية صار لها قوة الاتصال بالملأ الاعلى وارتفع جميع حجبها خير الى ما يصل اليه من الامة من سلام وصلوة وغيرهما كالمشاهد وتبليغ الملك مع ذالك انما هو لمزيد التشريف والتكريم. تحفہ دستگیریہ صفحہ ۱۱۴۔

اگر منکرین کا اطمینان نہ ہوا ہو تو سورۃ توبہ پارہ یازدہم میں قولہ تعالیٰ:

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ.

کہہ دیں کہ عمل کرو پس جلدی دیکھے گا عمل تمہارے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اور مومنین۔

یعنی اولیاء اللہ تعالیٰ اور شیخ محقق محدث شاہ عبد الحق مدارج النبوۃ جلد ثانی مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۷۸۶ کے نوع ثانی میں فرماتے ہیں:

درود بفرست بروی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وباش در حال ذکر گویا کہ تو حاضر است پیش وی در حالت حیات وے بینی تو او را متادب با جلال وتعظیم وہمت وحیاء بدانکہ وی صلی اللہ علیہ وسلم مے بیند وی شنود کلام ترا زیرا کہ وی متصف است بصفات اللہ تعالیٰ ویکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی، مر پیغمبر را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب وافر است ازیں صفت۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور اس وقت سمجھ کہ تو حاضر ہے، آپ کے پاس حالت حیاتی میں ادب وتعظیم واجلال اور ہمت وحیاء کے ساتھ اور جان تو کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ کو دیکھ رہے ہیں، اور تیری کلام سن رہے ہیں،

اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم خدا تعالیٰ کی صفتوں سے متصف ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کی صفات سے ایک صفت یہ بھی ہے۔

کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا میں اس شخص کا ہم مجلس ہوں جو میرا ذکر کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو خدا تعالیٰ کی اس صفت مذکورہ سے وافر حصہ نصیب ہوا ہے۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا جہاں ذکر خیر ہو وہاں آپ حاضر ہیں اور اگر آپ کے ذکر ولادت میں قیام تعظیمی حضور کو حاضر سمجھ کر کیا جائے تو ادب اور تعظیم کا تقاضا ہے۔

اور جو اس کو شرک کہے وہ خود بے نصیب ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے۔

جو تعظیم کو شرک قرار دے رہا ہے، اور شہید وشاہد میں اور شواہد گواہان وحاضر شدگان میں فرق نہیں سمجھتا، کشف اللغات جلد اول صفحہ ۵۳ مطبوعہ نولکشور۔

صراح صفحہ ۲۳ شہید وحاضر وگواہ وکشتہ شدہ نقیب بالفتح گواہ مردم جلد ۲ بعد صفحہ ۴ کے ایضاً، صفحہ ۲۳۵ جلد ۲ منتخب اللغات علی غیاث اللغات مطبوعہ کانپور صفحہ ۵۰۰ مہتر قوم وداننده، شہید حاضر وگواہ منتہی الارب جلد ۲ صفحہ ۵۰۷۔

نماز عصر وفجر مشہود کہتے ہیں کہ ان وقتوں میں ملائکہ کا تبان حاضر آن ہوتے ہیں۔ صفحہ ۵۰۷ اور صراح نولکشوری صفحہ ۹۹ جلد اول۔

نقیب مہر وداننده وقوم اور نور اور شہید اور نقیب صفات باری تعالیٰ سے ہیں۔

اور تفسیر عرائس البیان میں تحت قولہ تعالیٰ وَتَكُونُوا اَذْ بالْبَيِّنَ کے فرماتے

ہیں:

امر من الحق تعالی لانبیائه واولیائه ان کونوا موصوفین بصفتی، کما قال رسول الله صلی الله علیه وآله واصحابه وبارک وسلم: تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ الرَّحْمٰنِ.

یعنی کونوا ربانیین کا امر خدا تعالی کی طرف سے انبیاء واولیاء کو ہوا کہ تم میری صفت کے ساتھ موصوف ہو جاؤ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ الرَّحْمٰنِ کے اخلاق کے ساتھ متخلق ہو جاؤ!

اور حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز نے اپنی تفسیر علی العرائس میں فرمایا قولہ تعالی:

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ.

یعنی بے شک ہم نے دی ہیں تجھ کو سات آیات مثانی، علماء رسوم ترجمہ میں بیان فرماتے ہیں کہ سات آیات مثانی سورۃ فاتحہ ہے کہ سات آیات ہیں۔

اور علماء اشارت نے فرمایا کہ سات آیات سے مراد سات صفات باری تعالی ہیں۔

یعنی حیات وعلم وقدرت وارادت وسمع وبصر وتکلم اور یہ مثانی اس طرح ہیں کہ ان صفات کا ثبوت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے لئے مکرر ہوا۔

اولا مقام قلب میں جب آپ متخلق باخلاق اللہ اور متصف باوصاف ہوئے ثانیا بعد از مقام بقاء میں جب پہنچے تو موصوف بوجود حقانی ہوئے تو دوبارہ بوجہ اتم واکمل واسطے آپ کے عطاء ہوئیں۔

والقرآن عظیم اور قرآن بھی تم کو دیا مراد قرآن عظیم سے ذات موصوف بہ صفات ہوئے، چنانچہ عبارت شیخ اکبر حسب ذیل ہے۔

ان الصفات السبع ثبت لله تعالی وهی الحیوة والعلم والقدرة والارادة والسمع والبصر والتکلم والمثانی التی روی ثبوتا لک اولافی مقام وجود القلب عند تخلقک باخلاقه واتصافک باوصافه ان کانت لک وثانیا فی مقام البقاء بالوجود الحقانی بعد الفناء فی التوحید.

اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ سے کوئی چیز شرک نہیں ہوتی جیسے فرشتہ کو سماع جمیع الخلائق اور دور سے سن لینا ساریہ کا آواز عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اخبار الغیب دینا اور بیماروں کو صحت اور تخلیقِ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو عطاء ہوئے، چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا شان وراء الوراء ہے۔

لہٰذا آپ کو یہ سات صفات عطا ہوئے پھر تمام مخلوق حضور کے نور اطہر سے پیدا ہوئی تو اپنا نور اپنے نبی نور سے کیسے پوشیدہ ہو سکتا ہے؟

اس لئے محققین نے فرمایا ہے کہ حقیقت محمدیہ علیہ افضل الصلوۃ والتحیہ تمام مخلوقات کے ذوات میں حاضر اور ناظر ہے۔

مولانا شہاب الدین الخفاجی اور حاشیہ پر ملا علی قاری شرح شفاء کی جلد ثالث مطبوعہ مصر کے صفحہ ۵۰۳ میں حدیث نقل فرماتے ہیں:

اِنَّهُ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَکًا اَعْطَاهُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ ......الحدیث.

اور شفاء شریف کی اسی جلد کے صفحہ ۳۹۶ میں علامہ خفاجی فرماتے ہیں:

واجب علی کل مومن۔

خصه لان الکافر لایجب علیه ذالک فقیل انه یجب علیه ایضا بناء علی انه مخاطب ففروع الشریعت والوجوب علیه بمعنی

مطالبه فی الآخرة وعقابه علیه متی ذکر صلی الله علیه وسلم او ذکره عنده وسمعه ان یخضع ان یبدی ویتذلل والاستکانة وخفض الجناح والخضع یکون لازما الی قوله (بما کان یاخذنفسه)اویکلفها ویلزمها (لو کان بین یدیه صلی الله علیه وآله واصحابه وبارک وسلم)حاضرا فی مجلسه فیفرض ذالک یلاحظه ویتمثله فکانما عنده،صفحه ۹۳۶ جلد۳.

ملاعلی قاری نے فرمایا:

(لو کان)ای فرض (بین یدیه)ای امام عینیه.

حدیث بخاری جس میں ہے کہ بعد وفات، پس ملاعلی قاری یہ حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں:

قلت:ان ثبت عنده انه اراد هذا فی الصلاة فاذا مذهبه مختص به جمع الاربعة علی ان المصلی یقول:السلام علیک ایها النبی وان هذا من خصوصیاته علیه السلام ولو خاطب.

نیز ملاعلی قاری شرح شفاء شریف جلد ثالث علی النسیم الریاض مطبوعہ مصر صفحہ ۵۲۷ تحت قول لایرفع فیه الصلوۃ کے فرماتے ہیں:

ای لما ورد من قوله تعالی :

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ،ایضا

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مامن احد یسلِّمُ علیَّ اِلّا ردَّ اللهُ عَلیَّ رُوحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ) ای علی مَنْ سَلَّمَ عَلَیْ السَّلَامَ مفعول ارد والحدیث رواه ابو داؤد واحمد وبیهقی وحسنوه حسن وظاهرة الاطلاق الشامل لکل مکان وزمان ومن

خص بوقت الزیارۃ فعلیہ البیان۔

نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا

رَئَیْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا کُلَّ شَیْءٍ۔

یعنی دیکھا میں نے اپنے اس مقام میں ہر چیز کو۔

نسائی مطبوعہ نظامی صفحہ ۲۲۳ کے حاشیہ،

امام جلال الدین سیوطی علامہ اکمل حنفی کے تحت شرح ہدایہ میں مشارق سے منقول ہے قولہ فی مقامی ہذا

یکون المرادبہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ والتجلی عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی فانہ البرزخ الذی بہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ علیہ الصلاۃ اللہ وسلامہ۔

خلاصہ اس کا یہ ہے، کہ مقامی ہذا سے مراد وہ مقام معنوی اور مکاشفہ اور تجلی ہے، ملک، ملکوت، ارواح اور غیب اضافی سے گویا کہ آپ وہ برزخ ہیں جس کی توجہ تمام کائنات کی طرف ایسی حاصل ہے کہ جیسے دائرہ میں نقطہ نسبت رکھتا ہے دائرہ سے تو آپ ایمان سے بتائیں کیا یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے یا شرک ہے۔

الغرض حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کے نزدیک تمام دنیا نقطہ کی دائرہ میں طرح ہے، اور حضرت ملک الموت علیہ الصلاۃ السلام کے نزدیک تمام دنیا طشتری کی طرح ہے، اور وہ اپنی جگہ خدا تعالیٰ جل جلالہ کی عبادت میں بھی مصروف ہیں اور جس خدمت پر معین ہیں، یعنی ہر ذی روح کی جان بھی قبض کرتے ہیں خواہ کہیں ہو، دور نہ جائیں، کہ شیطان لعین ہر جگہ حاضر ہو سکتا ہے مگر حضرات دیوبندیہ کا شیطان لعین پر تو ایمان واثق ہے کہ اس کو یہ وسعت علمی حاصل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک

وسلم کو وسعت علمی ثابت کرنا شرک ہے۔

چنانچہ خلیل انبٹھوی اور رشید گنگوہی نے کتاب براہین قاطعہ میں تحریر کر دیا حالانکہ ان کے بڑے پیر اسماعیل مقتول دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ میں ملاحظہ ہو، آگ اور لوہے کی مثال لکھ کر ثابت کرتا ہے:

،وہم چنیں ایں امواج جذب وکشش رحمانی نفس کاملہ ایں طالب را در قعر لجج در بحار فروی کشد۔

زمزمہء انا الحق ولیس فی جبتی سوی اللہ ازاں بر میزند کہ کلام ہدائت التیام کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصر الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا. ودر روایتے ولسانہ الذی یتکلم بہ.

حکایتے است: انہ آل داؤد قال اللہ علی لسان نبیہ سمع اللہ لمن حمدہ ویقضی اللہ علی لسان نبیہ ما شاء.

آیتے است ازاں وایں مقالیت بس باریک ومسئلہ ایست بس نازک باید کہ دراں نیک تامل کنی وتفصیل بر مقام دیگر تفویض نمائی، شعر

وراء ذالک فلا اقولہ لانہ   بسر لسان النطق عنہ واخرس

وزنہار بریں معاملہ تعجب نہ نمائی وبانکار پیش نیائی، زیرانکہ چوں از وادی مقدس ندائے اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ،سر برزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرف موجودات ونمونہ حضرت ذات است آواز انا الحق، یعنی میں خدا ہوں، برآید محل تعجب نیست از جملہ لوازم ایں مقام ضد در خوارق غیبیہ وظہور تاثیرات قویہ استجابت دعوات ودفع بلیات کہ وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ مصرح است بہ ایں معنی واز جملہ لوازم آں ظہور نکبت ووبال بر عدو بدسگال ایں صاحب حال است:

من عادٰی لی ولیًا فقد آذنتہٗ بالحرب مفید ہمیں مضمون است۔

دیکھا وہابیوں کے بڑے پیر نے اولیاء اللہ کا انا الحق اور لیس فی جبتی سوی اللہ یعنی میں خدا ہوں اور میرے جبے میں خدا ہے۔

پھر بھی ان کے بڑے پیر صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں:

از جملہ آں شدت تعلق قلب است بمرشد خود استقلالاً یعنی نہ بہ آں ملاحظہ کہ ایں شخص راہ دان فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بہ حیثیتے کہ متعلق عشق ہماں میگر دو چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمودہ کہ اگر حق جلشانہ، در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہر آئینہ مراباوالتفات در کار نیست۔

یعنی میرے مرشد کے لباس کے سوا اور لباس میں اگر خدا تعالیٰ بھی ظہور فرمائے، تو میری توجہ بغیر اپنے مرشد کے اس کی طرف نہ ہوگی،

دیکھا یہ ہے پیر پرستی اب خود ہی انصاف فرمائیں کہ کیا کبھی منکرین نے اپنے پیروں کو بھی کبھی مشرک و کافر کہا ہے، ہرگز نہیں یہ شرک وبائی مسلمانوں کے لئے ایجاد ہوئے ہیں حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ذات بابرکات رحمۃ للعالمین ہے، لقولہ تعالیٰ:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ.........

اور رحمت الٰہی ضرور محسنینؔ کے قریب وہمراہ ہے، اگرچہ منکرین اس نعمت عظمٰی سے محروم ہوگئے ہوں۔

نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجمیع الوجوہ حق تبارک کی مثل نہیں، کیوں کہ اس کا حاضر وناظر ہونا ازلی ابدی ذاتی خدا تعالیٰ کی طرح نہیں، بلکہ ہم بذریعہ مانتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے منزہ ہے۔

چنانچہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے منقول ہو چکا ہے کہ آپ نور نبوت

سے سب کچھ دیکھتے ہیں،

پس یہ بذریعہ ہوا تو شرکت نہیں،

مولوی وحید الزمان شارح صحاح ستہ غیر مقلد نے بھی اپنی کتاب عقائد اہل حدیث مطبوعہ میسور پریس دہلی کے صفحہ ۲۹ میں مطلق ندا غیر اللہ کو شرک نہیں لکھا، بلکہ جائز قرار دیا ہے، اگر یہ اعتقاد ہو کہ منادی کو دیکھنا سننا تمام اطراف زمین واقطار وبلاد، کا حاصل ہے ان کو حق تعالی نے عطاء فرمایا ہوا ہے اپنے فضل سے نہ ذاتی وبالاستقلال اور صفحہ ۳۵ و ۳۶ میں، مولوی اسمٰعیل مقتول دہلوی کی تردید میں لکھتا ہے:

قال الشیخ اسمعیل من اصحابنا لو تصور الشیخ وظن انه کلما یتمور صورته یطلع علیه ولا یخفی علیه شیء من احوالی کالصحة والمرض وبسط الرزق وقبضه والهم والسرور والموت و الحیاة واذاتکلمت بکلام وخطرت شیئابالبال فهویطلع علیه ویسمعه صارمشرکا وهذا الکلام یبتغی تفصیلا وهوا ن علم الخاص باعلام الله سبحانه،لیس بمستبعد من اولیاء الله تعالی فان ابن صیاد ومع کونه اعداء الله اخبر النبی بما کان فی قلبه وقال هو الدخ وقال عیسیٰ علیه الصلاة السلام و انبئکم بماتا کلون وما تدخرون فی بیوتکم وقال یوسف علیه الصلاة والسلام لا یاتیکماطعام ترزقانه الانبئتکمابتاویله قبل ان یاتیکما ویمکن ان یؤتی الله بعض اولیاء من العلم الذی اعطا انبیائه اذمایصلح معجزة یصلح کرامة وقال النبی صلی الله علیه وآله واصحابه وبارک وسلم:

فعلمت ما فی السماوات والارض فعلم الشیخ باقوال مریده وتلمیذه ماهو عجب.

خلاصہ ترجمہ: کہا اسمٰعیل نے ہمارے یاروں سے اگر تصور کیا مرید نے اور گمان کیا کہ جب وہ اپنے مرشد کا تصور کرتا ہے تو اس کا مرشد اس کے حال پر مطلع اور خبر دار ہو جاتا ہے، اور کوئی چیز اس پر مخفی نہیں رہتی احوال مرید سے، جیسے صحت بیماری فراخی رزق اور تنگی، غم، سرور، مرنا، جینا اور جب مرید کو کوئی کلام کرے یا اس کے دل میں کوئی خطرہ گزرے تو مرشد اس کا اسی وقت اس پر مطلع اور واقف ہو جاتا ہے اور اس کو سن لیتا ہے تو اسی عقیدہ سے مشرک ہو جاتا ہے اب اس کی تردید کرتا ہے)

یہ کلام اسمٰعیل کی تفصیل طلب ہے، اور وہ البتہ علم خاص ہے، خدا تعالیٰ عز اسمہ کے معلوم کرانے سے اس کے اولیاءوں سے بعید نہیں ہو سکتا۔

کیوں کہ ابن صیاد باوجود دشمن خدا ہونے کے خبر دی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو آپ کے دل میں تھا، اور کہا وہ دھواں ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں تمہیں خبر دیتا ہوں جو کچھ کہ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم ذخیرہ کرتے ہو اپنے گھروں میں اور حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں تم کو تمہارے کھانا آنے سے پہلے خبر دوں گا اس کی تاویل کی اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاؤں کو وہ علم عطاء فرمائے جو اس نے اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو عطاء فرمایا۔

نیز جو چیز صلاحیت معجزہ کی رکھتی ہے وہ خبر صلاحیت کرامت کی بھی رکھتی ہے۔.........اور جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے فرمایا:

ہم نے جان لیا جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور روایت میں ہے کہ جان لیا میں نے ہر چیز کو۔

پس علم شیخ کا اپنے مرید اور شاگرد کے متعلق ہو جانا کچھ تعجب کی بات نہیں، اور مولوی اسمٰعیل نے خود بھی صراط مستقیم میں یہ وسعت اولیاء اللہ تعالیٰ سے ثابت کر

دی ہے، چہ جائیکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو نمونہ حضرت حق جل وعلی ہیں پھر بھی محدث وحید الزمان اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ و ۲۶ میں لکھتا ہے، روی الدیلمی فی مسند الفردوس وابو یعلی مرفوعا:

فاللہ وکل مؤکلا عند قبری فاذا صلی علیّ رجل من امتی قال الملک یا محمد ان ابن فلان صلی علیک الساعۃ.

وروی العقیلی والبخاری فی تاریخہ مرفوعا:

ان اللہ اعطی ملکا من الملئکۃ اسماء الخلائق فی سندہ علی ابن قاسم ذکرہ ابن حبان فی الثقات ولہ شواھد اخرجھا ابن ابی شیبۃ والطبرانی ولفظہ الطبرانی اعطاہ اسماء الخلائق کلھا وتابع علی بن القاسم قبیصۃ بن عقبۃ وعبد الرحمن بن صالح الکوفی فالحدیث حسن وفی روایۃ ان اللہ تعالی جعل الارض کلھا کصفحۃ عند ملک الموت وھو یلتفت الارواح من کل ناحیۃ.

خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ ایک فرشتہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے روضہ مقدسہ پر خدا تعالی نے قائم کیا ہوا ہے، جب کوئی آپ پر درود شریف بھیجتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے کہ حضور آپ پر فلاں شخص فلاں کے بیٹے نے اس وقت درود شریف بھیجا ہے، اور کہا محدث مذکور نے کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور ملک الموت کے آگے تمام دنیا ایک طشت کے مانند ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے نزدیک تمام دنیا کف دست کی مثل ہے، جیسے حدیث سے گذرا ہے: قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ" تمام دنیا کا علم خدا تعالی کے علم سے نہایت درجہ کا قلیل ہے، حق تبارک وتعالی کے علم محیط ذاتی استقلالی ازلی ابدی کے مقابلہ میں،

مسئلہ: دوسرا غائب کو دور سے پکارنا بخطاب حاضر اس کا جواز بھی محدث نے عقائد اہلِ حدیث کے صفحہ ۲۳ میں لکھ دیا ہے:

وھو ھذا النداء، فتجوز لغیر اللہ تعالی مطلقا سواء کان حیا او میتا او ثبت فی حدیث الاعمی یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک و سلم اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ وفی حدیث آخر یَاعِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حِیْنَ خَدِرَتْ رِجْلُہٗ قَدَمُہٗ وَامُحَمَّدَاہُ دینا دعاملک الروم الشھداء الی النصرانیۃ فقالوا یامحمداہ رواہ ابن الجوزی من اصحابنا وقال اویس قرنی بعد وفات عمر یا عمراہ یا عمراہ رواہ ھرم بن حیان وقال السعید فی بعض التولیعۃ:

قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے، ابن قیم مددے، قاضی شوکاں مددے،

اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پھوپھی صفیہ نے آپ کے فراق میں اشعار فرمائے ہیں منجملہ جن کے یہ شعر ہے۔

الایا رسول اللہ کنت رجاءنا وکنت بنا برًا ولم تک جافیا

آ گاہ ہو جیئے یا رسول اللہ آپ ہمارے امید گاہ تھے اور ہم پر احسان کرنے والے۔

امام شعرانی میزان میں لکھتے ہیں:

محمد بن زین ایک مداح رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم تھا، اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم کو حالت بیداری میں زیارت کرتا تھا، ایک بار اس سے ایک آدمی نے اپنے لئے سفارش حاکم سے چاہی یہ گئے اور حاکم نے ان کو اپنی مسند پر بٹھایا تو اسی دن سے حضور صلی علیہ وسلم کو دیکھنا منقطع ہو گیا اس مقام پر خاص عبارت

میزان کی یہ ہے۔

فلم یزل یطلب من رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم الرؤیۃ حتی قرء لہ شعرا فرآہ من بعید فقال تطلب رؤیتی مع جلوسک علی بساط الظلمۃ فلم یبلغنا انہ راہ بعد ذالک حتی مات.

یعنی پھر ہمیشہ وہ مداح رسول سوال کرتا رہا حضرت سے کہ اپنا دیدار مبارک دکھا دیجئے یہاں تک کہ ایک دفع اس نے ایک شعر پڑھا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور سے زیارت کرائی اور فرمایا تو دیدار کا سوال کرتا ہے اور بیٹھتا ہے ظالموں کے فرش پر پھر ہم کو خبر نہیں ملی کہ اس کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کبھی نظر آئے ہوں یہاں تک کہ وہ مداح آپ کا فوت ہوگیا (انوار ساطعہ صفحہ ۱۸۲)

پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ اگر وہ آدمی جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر نہیں آتے وہ بھی درخواست کریں اور کہیں!

چہرہ سے پردہ کو اٹھا دو یا رسول اللہ　　　مجھے دیدار تم اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

تو صحیح اور جائز ہے، اگر نیم ملا خطرہ ایمان، اس کو شرک بنا دے اور یہ کہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کو عالم الغیب جاننے والے ہو تو کہو! اصل عالم الغیب بالذات اللہ تعالیٰ ہی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ رسول کو غیب کی خبر دیتا ہے، اور اس کو خبر ہو جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز کی عبارت تفسیر عزیزی کی جواز پر مذکور ہے:

ملاحظہ ہو، کہ آپ ہر امتی کے ایمان کے درجہ اور نیت قصد اخلاص نفاق سب کو جانتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حاضر و ناظر اور اس کے مطلع کرنے سے غیب دان اور متصرف ہیں نہ خود بخود تو اس کو کون عقل کا اندھا شرک کہتا ہے؟

ذرا اپنے امام الزمان کی کتاب صراط مستقیم اور رسالہ امت خلافت دیکھ بھال

کر بات کریں ورنہ شرمائیں! دیکھو! ہرقل روم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا جو بخاری شریف میں موجود ہے: جس کے یہ الفاظ ہیں:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ!

حالانکہ وہ روم میں تھا، اور آپ مدینہ منورہ میں اور ہرقل صاحب کشف بھی نہ تھا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب وہاں سے معلوم کر لیتا اور ادعو کے معنی ہیں، میں تم کو پکارتا ہوں موافق حضرات وہابیہ کے کہ یہ لوگ یدعوا کے معنی پکارنے کے ہی کرتے ہیں، تو اب بتائیں کہ کیا یہ شرک تھا، اس کو خطاب حاضر پکارنا لیکن بات یہ تھی کہ جب قاصد اس کے ہاتھ میں خط دے دے گا تو خطاب صحیح ہو جائے گا پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر دن صبح شام ہمارا ہر قول و فعل خدا تعالی کے معلوم کرانے سے جانتے ہیں تو آپ مثل حاضر کے ہیں اگرچہ ہماری نظروں میں وہ جمال نہیں آتا ورنہ یہ لوگ خدا تعالی کو بھی حاضر نہ جانتے ہوں گے کیوں کہ وہ بھی نظر نہیں آتا۔

ہاں...... مولوی اسمعیل سر دفتر وہابیہ اپنی رام پتری کی تقویت الایمان میں لکھتا ہے کہ خدا تعالی کے دینے سے بھی ماننا شرک ہے یہ اس کا قول تمام اہل اسلام کے خلاف ہے مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی اس پر تقریظ ہے کہ یہ کتاب عمل کے لائق ہے، فقیر حلوائی۔

نیز انوار ساطعہ کے صفحہ ۱۸۱ میں حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ اللہ کا جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی محمد قاسم صاحب مصنف تحذیر الناس اور مولوی محمد یعقوب نانوتوی مدرس دیوبند وغیرہم چند علماء کے پیر و مرشد ہیں وہ اپنی کتاب ضیاء القلوب مطبوعہ مجتبائی کے صفحہ ۲۹ میں واسطے حصول زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے لکھتے ہیں:

بدیں عبارت کہ بعد نماز عشاء با طہارت کاملہ و جامہ نو و استعمال خوشبو

ادب تمام رو بسوے مدینہ منورہ بنشیند و ملتجی از جناب قدس حقیقت محمدی برائے حصول زیارت جمال مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودل راز جمیع خطرات خالی کردہ صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلباس بسیار سفید عمامہ سبز وچہرہ منورہ مثل بدر بر کرسی نور تصور کند والصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ راست والصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ چپ الصلواۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ در دل خود ضرب کند الخ۔

اور نیز یہی حاجی صاحب سلمہ اللہ نے ایک قصیدہ اردو زبان میں لکھا ہے جس کا ایک شعر یہ ہے۔

ذرا چہرا سے پردے کو اٹھا دو یا رسول اللہ
مجھے دیدار اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

مولوی محمد قاسم نانوتوی کے اشعار بھی وہاں نقل کئے گئے ہیں جن میں یا نبی اللہ وغیرہ خطاب موجود ہیں، انتہی۔

علماء دیوبند نے مولوی رشید احمد وغیرہ کے فراق میں ایک قصیدہ طبع کرایا جس میں خطاب حاضر ہے ان کو پکارا گیا ہے، وہ قصیدہ فقیر کے پاس موجود ہے، علاوہ ازیں اور کتابوں میں بزرگان دین کا خطاب ثابت ہے، کیا یہ لوگ خدانخواستہ سب کے سب غلطی پر تھے، اگر کوئی منکر کسی آیت یا حدیث سے دکھادے کہ اعطاء الٰہی سے مذکورہ امور شرک ہیں تو اس کو ایک ۱۰۰ اصد روپیہ انعام دیں گے، وہ اشعار یہ ہیں۔

میرے ہادی میرے مرشد میرے ماوی میرے ملجا
میرے آقا میرے مولی میرے سلطان دونوں
ہے نہاں خانۂ دل گرچہ خراب جستہ
جلوہ فرما ہیں مگر اس میں یہ مہمان دونوں
لوگوں پر ہیں شفیق اور غلاموں پہ فدا

عام ہیں سب کے لئے رحمت رضوان دونوں
ان کی الفت میں مروں ان کے غلاموں میں اٹھوں
سینہ صد چاک ہو اور آنکھیں ہوں گریان دونوں
قبر سے اٹھ کر پکاروں جو رشید و قاسم
بوسہ دیں لب کو میرے مالک و رضوان دونوں
ہادی خلق رہیں ان کے غلام و خدام
اور فساد عدو غول بیابان دونوں

یہ قصیدہ مولوی محمد حسین دیوبندی شوقی کا ہے، اور نواب بھوپال کا ابن قیم و قاضی شوکانی ان شعروں میں مردوں کو دور سے پکارنا بخطاب حاضر ہو چکا ہے۔

نیز ان شعروں میں شعر اول و دوم میں دیوبندیوں کے پیروں و مرشدوں کا دل میں حاضر ہونا مصرح ہے، کہ وہ خستہ خطرات والے خواہ ہزار ہا ہوں سب کے دلوں میں جلوہ فرمایا کرتے ہیں۔

اور شعر تیسرے، چھٹے سے ان کی غلامی کا ثبوت ہے ان دونوں کے لئے اور قبروں سے اٹھتے ہی غیر خدا کو پکارنا ثابت ہے۔

پس ناظرین انصاف فرمائیں کہ جو باتیں ہمارے لئے شرک بدعت ٹھہریں اور ان کو یہ حضرات عین توحید سمجھیں تو کیا یہ خانہ ساز انصاف و خانگی فیصلہ دے یا نہیں اگر کوئی مسلمان محبت سے یا رسول اللہ و یا شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہما کہہ بیٹھے تو اسی وقت ان کو مشرک بنا دیں اور خود سب کچھ ہضم کر جائیں اور تشہد میں سلام بخطاب حاضر صحابہ کا یہ عمل کرنا خلافت حضرت عثمان ذو النورین میں ثابت ہے کیا قاسم و رشید خدا کی رحمت ہو کر ان کے قریب ہو گئے اور وہ رحمت للعالمین قریب نہ ہوئے حالانکہ قولہ تعالیٰ:

إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ.

یعنی خداتعالی کی رحمت نیکوں کے قریب ہے۔

ہاں شاید یہ حضرات قاسم اور رشید کے سوا حضور کو بھی رحمتِ الٰہی نہ سمجھتے ہوں پس ایسے گمراہوں کے پیچھے اگر کسی نے اہل سنت والجماعت سے سہوا بھی نماز پڑھی ہو تو بھی وہ نماز واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ نور

سورہ مائدہ میں خداتعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا اور تفاسیر معتبرہ میں نور سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

دیکھو تفسیر جلالین، خازن، مدارک، سراج المنیر اور روح المعانی جلد۲ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۷ میں فرمایا:

قَدْ جَآئَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ عَظِيْمٌ وَّهُوَ نُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ.

اور زرقانی شرح مواہب لدنیہ جلد تیسری مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۷۱ میں:

وقال الاشعری: نُوْرٌ لَيْسَ كَالْاَنْوَارِ.

یعنی وہ نور عظیم نبی مختار نور الانوار۔

وہ دوسرے نوروں کی مثل نہیں۔

وقال ابن عباس عند ابن مردویه وابن سعید وابن جبیر و کعب الاحبار قوله تعالی: مثل نوره کمشکوٰة المراد بالنور هنا محمد صلی الله علیه وآله وسلم.

یعنی ان چاروں محدثوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کیا:

مثل نورہ سے مراد نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے

حضور جب نماز تہجد کے لئے اٹھتے ،تو دعا مانگتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا.

صفحہ ۶۷ حصن حصین مطبوعہ لکھنو اس کی شرح میں میرک شاہ لکھتے ہیں:

واجعل لی نورا ، بگرداں مرا نور.

یعنی نورانیت خود آنچناں نصیب کن کہ ظاہر و باطن وجسم و روح وزبر وزیر وپیش وپس مرا در گیرد بلکہ عین نور گردد "وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُحِیْط" اور وہ نور مبارک محیط اور گھیرنے والا ہوا تمام اشیاء کو اور وہ نور مبارک ہر شئی پر محیط ہے، اس زیادتی کو نسائی اور حاکم نے نقل کیا۔

چونکہ خدا تعالی کا نام پاک بھی نور ہے اور حضور کا بھی نور تفسیر وافی میں مولانا رءوف احمد نقشبندی لَقَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ. کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وجہ اس نام رکھنے کی یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالی نور آپ کا پردہ عدم سے باہر لایا پھر تمام علم اس نور سے ظاہر فرمایا:

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَخَلَقَ الْخَلْقَ مِنْ نُّوْرِیْ.

اسی لئے حقیقت محمدی حقیقۃ الحقائق ہے، صفحہ ۳۶۹۔

مواہب لدنیہ میں آپ کے اسماء شریف کے بیان میں فرمایا:

آپ کا اسم شریف نقیب بھی ہے۔

وَالنَّقِیْبُ ھُوَشَاھِدُ الْقَوْمِ وَنَاظِرُھُمْ وَضَمِیْنُھُمْ.

اور شرح زرقانی جلد ۳ صفحہ ۱۷۲ مطبوعہ مصر میں اس کے تحت میں فرمایا:

لانہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید علی امتہ ناظر لما عملوا الی قولہ اصلہ النقب ،النقب الولع ،فنقب القوم ھو الذی ینقب عن احوالھم

فیعلم ما خفی منهما.

صلات الصفائی نور المصطفیٰ مطبوعہ بریلی میں فرماتے ہیں:

امام مالک کے شاگرد اور احمد بن حنبل کے استاد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز امام بخاری و مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام نے اپنی مصنف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے:

قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللهُ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ.

قَالَ: قَدْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِهٖ فَجَعَلَ ذٰلِکَ النُّوْرُ یَدُوْرُ بالقدرة حیث شاء اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَمْ یکن ذالک الوقت لوح والقلم ولا جنة ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جن ولا الانس فلما اراد الله تعالى ان يخلق الخلق قسم ذالک النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانى اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول حملة العرش ومن الثانى الكرسى ومن الثالث باقى الملئكة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من اول السماوات ومن الثانى الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنين ومن الثانى نور قلوبهم وهى معرفة بالله ومن الثالث نور الفهم وهو التوحيد لا اله الا الله محمد رسول الله. فالعرش والكرسى من نورى والكروبيون والروحانيون من الملئكة من نورى وملائكة السماوات السبع من نورى والجنة وما فيها النعيم من نورى الى ...... الحديث.

یعنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان ہوں! مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا:

جابر بیشک اللہ نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

پھر وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دورہ کرتا رہا اور اس وقت لوح قلم جنت دوزخ فرشتے آسمان زمین سورج چاند جن وانسان کچھ نہ تھا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے فرمائے پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا۔

پھر چوتھے حصے کے چار حصے کئے پہلے حصے سے فرشتگان حاملین عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے، چوتھے کے چار حصے فرمائے پہلے سے آسمان دوسرے سے زمین تیسرے سے بہشت ودوزخ بنائے پھر چوتھے کے چار حصے کئے پہلے سے نور ابصار مومنین دوسرے سے ان کے دلوں کا نور اور وہ معرفتِ الٰہی ہے اور تیسرے سے ان کی جانوں کا نور توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

پس عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں اور ملائکہ کروبیون روحانی میرے نور سے اور ملائکہ آسمانوں اور زمینوں کے میرے نور سے، جنت اور جو کچھ ان میں نعمتیں ہیں سبھی میرے نور سے ہیں آخر حدیث تک۔

اور یہ حدیث امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے اس کی مثل اور امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں اور امام حجر مکی نے افضل القری میں اور علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں اور علامہ زرقانی شرح مواہب میں علامہ دیار بکری نے خمیس میں اور شیخ محقق دہلوی نے مدارج النبوۃ میں اس حدیث سے استشہاد کر کے اس

پر اعتماد فرماتے ہیں تو بلا شبہ یہ حدیث حسن صالح مقبول معتمد ہے، تلقی العلماء بالقبول وہ شے عظیم ہے جس کے بعد سند کی حاجت نہیں رہتی بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو حرج نہیں کرتی اور سید عبدالغنی نابلسی قدس سرہ العزیز حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں:

قد خلق کل شئی من نور صلی اللہ علیہ وسلم کما ورد بہ الحدیث الصحیح ذکرہ فی الحدیث الثانی بعد النوع الستین من آفات اللسان فی مسئلۃ ذم لطعام صفحہ ۴۰۳، پوری حدیث شرح قصیدہ بردہ میں منقول ہے۔

نیز آصف بن برخیا نے ایک آن سے پہلے تخت بلقیس اس قدر مسافت بعید سے حاضر کر دیا اور حضرت شیر خدا نے تختہ در خیبر اکھاڑ کر ڈھال بنالی یہ قوۃ خدا تھی یا اور کوئی؟ نہ اور کچھ، قولہ تعالیٰ:

فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَى اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ التوبہ/۱۰۵

تو آپ فرمادو! دیکھتا ہے اللہ عمل تمہارے نیک وبد اور پیغمبر اس کا اور مومنین دیکھتے ہیں۔

موضح القرآن اور تفسیر روح المعانی میں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو خدا تعالیٰ مطلع کرتا ہے ان کے اعمال پر، صفحہ ۲۷۷ جلد ۳۔

مدارک علی الخازن میں ہے:

ای فان عملکم لا یخفی کان خیرا او شرا علی اللہ وعبادہ۔

عمل اچھے ہوں یا برے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں پر مخفی نہیں۔

خازن کے صفحہ مذکورہ میں فرمایا:

ان رؤیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فباطلاع اللہ ایاہ علی اعمالکم۔

اور دیکھنا حضور کا تمہارے اعمال کو اللہ تعالی کے مطلع کرنے سے ہے۔

فائدہ: پس فرق بین ہو گیا کہ اللہ تعالی کا علم بلا ذریعہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بالذریعہ ایسا ہی اولیاء اللہ کا چنانچہ ابن کثیر نے روایت کی ہے:

بندوں کے اعمال ان کے خویش واقارب کے پیش کیے جاتے ہیں۔

تفسیر تنویر البیان صفحہ ۳۰۵ دیکھے گا۔

اللہ عمل تمہارے نیک ہوں یا بد بعد صادر ہونے کے اور دیکھے گا پیغمبر خدا اور مومنین اس لئے کہ خدا تعالی پیغمبر کو اور مومنین کو خبر دے گا، کہ وہ بھی جانتے ہوں گے۔

تفسیر روح البیان مطبوعہ استنبول صفحہ ۹۴۷ میں فرمایا:

فاللہ تعالی یراہ بنور الوھیتہ وروح الرسول علیہ الصلاۃ و السلام یراہ بنور نبوتہ وارواح المؤمنین بنور ایمانھم۔

یعنی اللہ تعالی نور الوہیت سے دیکھتا ہے، اور حضور نور نبوت سے اور مومنین نور ایمان سے۔

اور تفسیر عرائس البیان کے صفحہ ۳۸۳ میں ہے:

مراتب العلوم الالاھیة علی ثلاثة اقسام استاثر قسما لنفسہ وقسما لرسولہ وقسما لاولیائہ وقسما استاثر لنفسہ فھو العلم القدیم واحاطت نظرہ القدیم علی کل محدث ولا یخفی الضمائر ومایجری بہ فی السرائر علما وبغیر علة الاکتساب ثم استاثر لانبیائہ بنور منہ یرون بہ فیری قلوبھم بہ اعمال الخلائق فی الخلوات ومافی قلوبھم

من الغیبات عیانا بالفراسة الصادقة و ذالک نور الصفات الخ .

تفسیر کبیر بیضاوی، نیشا پوری، تاج التفاسیر، جلالین، کلبی، عباسی، جامع البیان خلاصہ روائی حسینی، سراج المنیر، در منثور، ابن جریر، صاوی حاشیہ جلالین و جمل وغیرہا سب مفسر اس کے قائل ہیں:

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے علم کا عطف خدا تعالیٰ کے علم پر ہے، اب یہ مشرک قرآن سے کہاں نکال سکتے ہیں؟

تفسیر کبیر میں تحت قولہ تعالیٰ:

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ الْمُنَافِقُوْنَ وعن السدی عن انس ابن مالک فقال اخرج یا فلاں فانک منافق اخرج یا فلاں فانک منافق فاخرج من المسجد نا سا و فضحهم. تفسیر کبیر جلد ۴ مطبوعہ مصر۔

تفسیر در منثور مطبوعہ مصر صفحہ ۲۷۱ جلد سوم میں ہے:

وَمِمَّنْ حَوْلَكَ مِنَ الْاَعْرَابِ...... الآیہ اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم و الطبرانی فی الاسط و ابو الشیخ و ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما فی قوله وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ مُنَافِقُوْنَ ...... الآیہ قال: قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یوم جمعة خطیبا فقال: قُمْ یَافُلَانُ فَاخْرُجْ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ فَاَخْرَجَهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَفَضَحَهُمْ وَلَمْ یَکُنْ عُمَرُ بْنُ خَطَّابٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ شَهِدَ تِلْکَ الْجُمُعَةَ لِحَاجَتِهٖ کَانَتْ لَهٗ فَلَقِیَهُمْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ وَهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَبَأَ مِنْهُمْ اسْتِحْیَاءً اَنَّهٗ لَمْ یَشْهَدِ الْجُمُعَةَ وَظَنَّ النَّاسُ قَدِ انْصَرَفُوْا وَاخْتَبَئُوْا مِنْ عُمَرَ وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ بِاَمْرِهِمْ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا النَّاسُ لَمْ یَنْصَرِفُوْا فَقَالَ الرَّجُلُ: اَبْشِرْ یَا عُمَرُ فَقَدْ فَضَحَ اللّٰہُ

الْمُنَافِقِيْنَ الْيَوْمَ فَهٰذَا الْعَذَابُ الْاَوَّلُ وَالْعَذَابُ الثَّانِيْ فِيْ الْقَبْرِ. ایضاً صفحہ ۲۷۲.

واخرج ابو الشیخ عن ابی مالک رضی اللہ عنہ فی قولہ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَذِّبُ الْمُنَافِقِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِلِسَانِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

مسئلہ استمداد

منکرین اپنے مردہ پیشواؤں سے امکنہ بعیدہ سے بخطاب حاضر استمداد کرتے ہیں اور مومنین اگر یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، یَا شَیْخ عَبْدَالْقَادِرِ کہہ دیں تو جھٹ ان پر فتویٰ شرک لگا دیتے ہیں، اور یہاں کا خانہ ساز انصاف ہے۔

دوسرا منکرین نفی استمداد و نداء بخطاب حاضر و غیرہا کو جن فقہاء کے قول سے ناجائز قرار دیتے ہیں، وہ قرآن واحادیث واجماع مشائخ کے خلاف ہے چنانچہ شیخ محدث محقق عبدالحق قدس سرہ العزیز ترجمہ مشکوۃ شریف جلد اول مطبوعہ نول کشور کے صفحہ ۷۴۲ میں فرماتے ہیں:

وَاَمَّا اسْتِمْدَادُ واهل قبور وغیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا غیر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام منکر شدہ اند آنرا بسیار از فقہاء الی قولہ واثبات کردہ اند آنرا مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم وبعضے فقہاء رحمہم اللہ اجمعین وایں امرے محقق ومقرر است نزد اہل کشف وکمال از ایشان تا آنکہ بسیار را فیوض وفتوح از ارواح رسیدہ وایں طائفہ در اصطلاح ایشان اویسی خوانند وچہار کس از مشائخ تصرف میکنند در قبور خود نقل دریں معنی ازیں طائفہ بیشتر ازاں است کہ حصر واحصاء کردہ

شود ویافته نمی شود در کتاب و سنت واقوال سلف که منافی ومخالف این باشد و رد کند این را، و تحقیق ثابت شده است بآیات واحادیث که روح بباقیست او را علم وشعور بزائران واحوال ایشان ثابت است وارواح کاملاں را قرب ومکانت در جناب حق ثابت است چنانکه در حیات بود یا بیشتر ازان واولیاء کرامات وتصرف در اکوان حاصل است وآن نیست مگر ارواح ایشان را بقااست،

در متصرف حقیقی نیست مگر خدا عز شانه وهمه بقدرت اوست وایشان فانی اند درجلال حق در حیات وبعدازممات پس اگر داده شود مراحدے را چیزے بوساطت یکے از دوستان حق ومکانتے که نزد خدا دارد، دور نه باشدچنانکه در حالت حیات بود ونیست فعلفعل وتصرف در هر دو حالت حق را جل جلاله وعم نواله بقدر الحاجت۔

علامہ ابن حاج مدخل کے جلد اول صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں:

ولا یخیب من قصده ولا من ینزل ساحته ولا من استعان او استغاث به .

یعنی نامراد نہیں جاتا جو حضور کی طرف قصد کرے اور آپ سے مدد چاہے، آپ کی جناب سے فریادری چاہے۔

ایسا ہی شیخ عبدالحق قدس سرہ العزیز تکمیل الایمان شرح عقائد نسفی میں فرماتے ہیں:

ومشائخ صوفیاء قدس اللہ اسرارہم گویند کہ تصرف بعضے اولیاء اللہ را در برزخ دائم وباقی است توسل واستمداد ثابت ومؤثر،

نیز منکرین حضرت عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فقط منافقانہ مانتے ہیں، اگر

ل سے مانتے تو ان کے تصرفات سے انکار نہ کرتے چنانچہ آپ اپنی کتاب فتوح الغیب کے مقالہ چہارم میں بعد بیان کرنے فناءِ کلی کے فرماتے ہیں:

فحینئذ تستحیی حیوۃً لاتموت بعد ھا وتغنی غناء لافقر بعده وتراح براحة لاشقابعدهاوتنعم بنعیم لایوس بعده وتومن امنالا یخاف بعده وتسعد فلا تشقی وتعزفلا تذل وتقرب فلا تبعد وترفع فلا توضع وتعظم فلا تحقر وتطهرفلا تدنس فتحقق فیک الامانی وتصدق الاقاویل فتکون کبر یتًا احمر فلا تکاد تری وعزیزا فلا تماثل وفریدا فلا تشارک ووحیدا فلا تجانس فرد الفرد وتر الوتر غیب الغیب سر السر فحینئذ تکون وارث کل رسول ونبی وصدیق بک تختم الولایة والیک تصدالابدال وبک تنکشف الکروب وبک تسقی الغیوث وبک ترفع البلایاوالمحن عندالخاص والعام واهل الثغورورعایا والائمة والامة وسائرالبرایافتکون شحنة البلاد والعباد فینطلق الیک الرجال بالسعی والرجال والایدی بالبذل والعطاء والخدمة باذن فالق الاشیاء فی سائرالاحوال السن با کر الطیب والحمد والثناء فی جمیع المحال ولایختلف فیک الاثنان من اهل الایمان یاخیرمن سکن البراری والعمران وحال ذالک فضل الله والله ذوالفضل العظیم ملخص.

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جب تو اپنی خواہش سے فنا ہو جائے گا تو زندگی ایسی دی جائے گی جس کے بعد موت نہیں، اور تونگری دیا جائے گا جس کے بعد محتاجی نہیں عطا کیا جائے گا جس کے بعد ممانعت نہیں، خوش وخرم کیا جائے گا جس کے بعد غم نہیں علم دیا جائے گا جس کے بعد جہل نہیں، عزت دیا جائے گا جس کے بعد ذلت نہیں

قریب کیا جائے گا جس کے بعد دوری نہیں بزرگ کیا جائے گا جس کے بعد حقارت نہیں، آرزوئیں ثابت ہوں گی یعنی جو کوئی آرزو و خواہش جس مدعاء کی کرے گا وہ تیرے سے پائے گا اور لوگوں کی باتیں تیرے حق میں درست اور راست آئیں گی تو گندھک سرخ ہو جائے گا جس سے مس سونا ہو جاتا ہے، اور تکمیل کے مرتبہ کو پائے گا، اور دور پڑوں کو نزدیک کرے گا اور مہجوروں کو واصل کرے گا، عزیز ہو جائے گا، کہ تیری شرکت اور برابری نہ کی جائے گی اور نہ کوئی تراہم جنس کیا جائے گا۔

چنانچہ آپ نے مرض موت میں فرمایا:

مجھے کسی پر قیاس نہ کرو، میں تمہاری عقلوں سے دور ہوں یگانہ اور طاق ہوگا غیب یعنی تو قطب الاقطاب ہو جائے گا، اور تیرا مقام سب سے اونچا ہوگا اور تو اس وقت تمام رسولوں اور صدیقوں کا جانشین اور وارث ہوگا اور تیرے اوپر ولایت ختم ہوگی اور تیری طرف ابدالوں کی بازگشت ہوگی، تیری ہمت سے غم واندوہ اور مصیبتیں کھولی جائیں گی اور تیری برکت سے بارشیں ہوں گی اور تیری مدد سے سختیاں اور بلائیں دور ہوں گی خاص اور عام سے صاحب سرحدوں اور پیشواؤں اور ان کے گروہوں سے اور شہروں کی مہمات اور مشکلات حل کرنا تیرے سپرد ہوں گے تو تیری طرف لوگوں کے قدم جلدی جلدی چلیں گے اور تیرے سے مقصود حاصل کریں گے اور لمبے ہوں گے تیری طرف ہاتھ بذل مال، عطا، خدمت سے اور تیری حمد وثناء میں زبانیں گویا ہوں گی اور یہ فضل ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

یہ خلاصہ ہے ترجمہ شیخ عبد الحق قدس سرہ العزیز کے ترجمہ فارسی کا دیکھو! صفحہ ۲۰ سے ۲۵ تک مطبوعہ نولکشور اور تفسیر عزیزی صفحہ ۸۰ جلد اول مطبوعہ محمدی لاہور تحت قولہ تعالیٰ: وایاک نستعین کے فرماتے ہیں:

دریں جا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد براں غیر باشد و اور امظہر

عون الٰہی مدانستہ حرام است واگر التفات محض بجانب حق است وادرا یکے از مظاہر عون دانستہ ونظر بہ کارخانہ اسباب وحکمت اللہ تعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان نخواہد بود ودر شرع نیز جائز وداده است وانبیاء واولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند در حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است لاغیر۔

یعنی اولیاء اللہ کو اگر مدد الٰہی کے ظہور کی جگہ سمجھ کر ان سے مدد مانگی جائے اور کارخانۂ حکمتِ الٰہی اس میں سمجھ کر استعانت ان سے کی جائے تو یہ مدد مانگی غیر سے نہیں کہلاتی بلکہ خاص اللہ تعالیٰ کی ہی مدد ہوتی ہے اور اس طرح نبی ولی مدد غیر سے مانگتے رہے یہ معرفت سے دور نہیں۔

یہ خلاصہ اس عبارت کا ہے۔

صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ فقیر صانہ القدیر محمد نبی بخش حلوائی

مولف تفسیر نبوی شریف

بیرون دہلی گیٹ متصل کوتوالی جدید مسجد گھاس منڈی لاہور

حامدا ومصلیا ومسلما

اما بعد زید پُر کید عقیدۂ ناپاک اور نہایت بے باک ہے قرآن مجید میں قولہ تعالیٰ ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔

حضور پر نور شفیع یوم النشور کو نور سے تعبیر کیا ہے، اور سراج منیر سے ملقب فرمایا ہے اور تواتر سے ثابت ہے کہ جسدِ مبارک اطہر وانور کا سایہ نہ تھا نہ دھوپ میں نہ چاند میں کما قالوا ثابت ہے۔

ما جر بظل احمد اذیال فی الارض کرامۃ لہ کما قالوا
وھذا عجب وکم من عجب والناس فی ظلہ قالوا
خراماں سرور آں از سایہ آزاد جہاں در سایہ آں سرور آزاد
نور دو قسم ہے: حسی و معنوی۔
حسی بھی دو قسم ہے: حسی باطنی، حسی ظاہری
حسی ظاہری، جیسے: آفتاب کا نور چاند کا نور چراغ کا نور
حسی باطنی، جیسے: حجر اسود شریف و مصلی ابراہیم کا نور جب یہ آسمان سے اترے جہاں تک ان کی روشنی پھیلی حد حرم قرار پائی
حسی معنوی جیسے وضو کا نور نماز کا نور قرآن مجید کا نور
صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف تلاوت کرے پڑھنے والے کی جگہ سے لے کر خانہ کعبہ تک دوسرے جمعہ اور تین دن زائد تک نور رہتا ہے حضور پرنور منبع انوار معدن کل انوار اور جامع جمیع قسم کے انوار تھے۔
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امام الائمۃ کاشف الغمۃ سراج الامۃ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ اپنے قصیدہ ندائیہ میں فرماتے ہیں۔
انت الذی من نورک البدر اکتسی
والشمس مشرقۃ بنور بھاکا
ترجمہ: آپ وہ ذات مبارک ہیں کہ آپ کے نور سے چاند نے نور کا لباس پہنا اور سورج نے آپ کے جمال مبارک کی ضیاء سے چمک پائی۔
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
کلیمے کہ عرش فلک طور او ست
ہمہ نور ہا پرتو نور او ست صلی اللہ علیہ وسلم

یا علیہ زید عقیدہ نہ سنی ہے نہ حنفی۔

(۲) روئے زمین پر مسلمانوں کے بیوت میں حاضر ہونا خاصہ خدا نہیں ملک الموت اور ابلیس لعین کے لئے مخالفین یہ بروئے نص شرعی تسلیم کرتے ہیں، اگر یہ شرک ہے تو کیا ابلیس اور ملک الموت علیہ السلام وہابیہ مذہب میں خدا کے شریک ہو سکتے ہیں عرش سے فرش اور شرق سے غرب تک یہ حدیں ہیں اس محدود علم کو مختص بہ خدا جاننا خود کفر ہے، کیوں کہ خدا تعالیٰ کا علم بے حد بے نہایت ہے۔

علماء فرماتے ہیں:

کالشمس فی وسط السماء ونورها

یغشی البلاد مشارق ومغارب

مثل سورج کے جو بیچ آسمان کے ہو اور اس کی روشنی تمام مشرق و مغرب کے بلاد پر پڑتی ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا کیا تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے مستنیر ہوئے، تو کوئی چیز حضور کے نور سے مخفی نہیں بلکہ حدیث قدسی ہے: بی یسمع وبی یبصر حضور کے غلاموں کے لئے یہ منزلت ثابت کرتی ہے۔

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، یا ساریة الجبل مسافت بعیدہ سے ساریہ کو دیکھنا اور اس کو اپنی آواز پہنچانا مشہور و معروف ہے، جس سے انکار نہ کرے گا مگر عقل سے محجاب یا دین میں مداہن۔

(۳) حضور پر نور علیہ الصلاۃ والسلام الی یوم النشور سے استغاثہ و توسل حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر الی یومنا ہذا تمام مشائخ عظام و علماء

کرام میں شائع وذائع ہے اس پر آیت:

وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا......الآیہ

شاہد عدل ہے۔

جو کچھ مولانا خطیب جامع مسجد وزیر خان ومولوی نبی بخش صاحب حلوائی نے تحریر کیا ہے منصف حق کے لئے کافی وافی ہے اور متعصب باطل ملحد کے لئے ایک دفتر بھی کافی نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر محمد یعقوب سلامت پوری

ہے کلکِ رضا خنجر خوں خوار برق

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں